نوحہ

غم حسینؑ ہے وہ معجزہ زمانے میں
سکون قلب ہے ملتا جسے منانے میں

جلے ہیں خون حسینؑ سے لالہ کے چراغ
کریں گے دین کو روشن وہ ہر زمانے میں

ضعیفی لا نہ سکے گی جوانی مقتل سے
کوئی شریک ہو لاشہ جوان اُٹھانے میں

علم وفاؑ کا اب تک اٹھایا جائے گا
ملا ہے اوج یہ بازو مجھے کٹانے میں

بھلا سکی نہ معصومہؑ حسینؑ کا سینہ
ترس کے مرگئی آخر وہ قید خانے میں

بازارِ شام سے گزریں گی کیسے ماں و بہن
سجادؑ ہو گئے مصروف خوں بہانے میں

ستم نہ کر تو معصومہؑ جھڑکیاں دے کر
ملے گا کیا تجھے کمسن کو یوں رو لانے میں

نشان و مٹ نہ سکے فیضی پشت عابدؑ سے
اثر تھا ایسا وہ ظالم کے تازیانے میں

(فیضی صاحب)